Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۵ھ ٭ ۱۹ شہادت ۱۳۵۴ ہش ٭ ۱۹ اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۹ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

کل دن بھر حضور کو بخار نہیں ہوا مگر رات کو پھر تیز بخار ہو گیا کل خون اور قارورہ کے ٹیسٹ سے معلوم ہوا کہ گردوں میں انفیکشن ہے۔ کل صبح لاہور سے ڈاکٹر مسعود احمد صاحب اور ڈاکٹر صادق حسن صاحب حضور کو دیکھنے کیلئے تشریف لائے معائنہ کرنے کے بعد انہوں نے مناسب ادویات بتا دیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی صحت اور عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جبتک دشمن کے لئے بھی دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن کیلئے دعاؤں کی بدولت ہی حضرت عمرؓ مشرف بہ اسلام ہوئے

"بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جبتک دشمن کیلئے بھی دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا۔ ... دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنّتِ نبوی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیئے اور حقیقتاً موذی نہیں ہونا چاہیئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے۔ ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا یعنی بنی نوع کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے۔ اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اس میں اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے کہ اگر کوئی شخص ایک کے ساتھ دین کی راہ سے دوستی کرتا ہے اور اس کے عزیزوں سے کوئی ادنیٰ درجہ کا ہے تو اسے اس کے ساتھ نہایت رفق اور ملائمت سے پیش آنا چاہیئے اور ان سے محبت کرنی چاہیئے کیونکہ خدا کی یہ شان ہے

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۶، صفحہ ۹۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

رات بخار ہو گیا اور بدن میں درد کی تکلیف رہی۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت بھی تاحال علیل ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا اور آپ کے فرزند اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۱۹ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ:-

مرزا شمیم احمد صاحب تاحال بیمار ہیں۔ گو پہلے کی نسبت اب قدرے افاقہ ہے۔

احباب جماعت مکرم صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۸ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے زیر ارشاد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ جماعت احمدیہ کی اساس اور بنیاد اس عقیدہ پر مبنی ہے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے زندہ اور کامل نبی تھے اس لئے آپ کا فیضان کامل طور پر تا قیامت جاری و ساری ہے۔ آپ کے ذریعے اور آپکی پیروی سے اللہ تعالیٰ کی تمام برکات اور

(باقی ص ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ شہادت ۱۳۵۴ھ
۱۹ اپریل ۱۹۷۵ء

انسان کا اندرونی دشمن اور مارِ آستین

اس میں شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے اور انسان کا فرض ہے کہ وہ اسے دشمن ہی سمجھے کیونکہ اگر وہ شیطان کو دشمن تصور نہیں کرے گا اور اُسے اپنا دوست خیال کریگا تو وہ اُس کے فریب میں آتا چلا جائے گا اور وہ نام نہاد دوستی کے پردہ میں اس کے دین و دُنیا کو تباہ کرکے رکھ دے گا۔ سو شیطان کے ضرر سے بچنے کیلئے سب سے اوّل اور مقدم بات یہ ہے کہ انسان شیطان کو اپنا دشمن سمجھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:-

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۭ (فاطر آیت ۷)

ترجمہ:- شیطان یقیناً تمہارا دشمن ہے پس اُس کو دشمن ہی سمجھو۔ وہ اپنے ساتھیوں کو صرف اس لئے بُلاتا ہے کہ وہ دوزخی بن جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ شیطان کے بہکانے میں وہی آتا اور وہی مارا جاتا ہے جو شیطان کو دشمن نہیں سمجھتا۔

شیطان کو دشمن سمجھنے کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ شیطان محض دشمن ہی نہیں ہے بلکہ کھلا کھلا دشمن ہے۔ اُس کا دشمن ہونا ظاہر و باہر ہے۔ اس کے دشمن ہونے میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہے ہی نہیں۔ اسی لئے فرمایا:-

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝
(بنی اسرائیل آیت ۵۴)

ترجمہ:- اور تو میرے بندوں سے کہہ کہ وہی بات کہا کریں جو (سب سے) زیادہ اچھی ہو (کیونکہ) شیطان ان کے درمیان فساد ڈالتا رہتا ہے۔ شیطان انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے۔

یہ بتانے کے بعد کہ شیطان کو دوست ہرگز نہ سمجھو کیونکہ وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے اور کھلے دشمن کو دوست سمجھنے سے بڑھ کر مضرت رساں بات اور کوئی نہیں ہوسکتی اللہ تعالیٰ نے شیطان کے نقشِ قدم پہ نہ چلنے، اس کا کہنا نہ ماننے اور اس کے بہکانے میں نہ آنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے جیسا کہ فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۱۶۹، ۱۷۰)

ترجمہ:- اے لوگو! جو کچھ زمین میں ہے اس میں سے جو کچھ حلال اور پاکیزہ ہے (اُسے) کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہیں صرف بدی اور بے حیائی اور اس بات کی کہ تم اللہ کے متعلق جھوٹ باندھ کر وہ بات کہو جو تم نہیں جانتے تلقین کرتا ہے۔

ان جملہ آیات سے شیطان کا کھلا کھلا دشمن ہونا ظاہر و باہر ہے اور اُس کی دشمنی اور ضرر سے بچنے کی اہمیت بھی اظہر من الشمس ہے۔ بایں ہمہ شیطان کی حیثیت کھلا اور ظاہری دشمن ہونے کے باعث ایک بیرونی دشمن کی ہوتی ہے۔ اور بیرونی دشمن اندرونی دشمن کے مقابلہ میں نسبتاً کم خطرناک ہوتا ہے۔ اندرونی دشمن اسلئے زیادہ خطرناک ہوتا ہے کہ وہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ وہ اندر ہی اندر نقصان پہنچا رہا ہوتا ہے اور انسان اُس کی ضرر رسانی سے بے خبر ہوتا ہے۔ اور بیرونی دشمن اُس وقت ہی نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوا کرتا ہے جب وہ اندرونی دشمن کے ساتھ ساز باز کرکے مدافعت کی قوت کو کمزور کر دیتا ہے۔ سو انسان کا وہ اندرونی دشمن نفس امّارہ ہے جو اندر ہی اندر انسان کو بدی کی طرف مائل کرکے اسکی نیک فطرت کو مسخ کرتا رہتا ہے اور رفتہ رفتہ اُسکی قوتِ مدافعت کو اتنا کمزور کر دیتا ہے کہ بیرونی دشمن یعنی شیطان کے حملہ کا مقابلہ کرنا اُسکے لئے ممکن نہیں رہتا اور وہ یکسر مغلوب ہو کر رہ جاتا ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس اندرونی دشمن اور اس کی انتہائی مضرت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان سے کہلوایا ہے کہ:-

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْۗءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ (یوسف آیت ۵۴)

ترجمہ:- انسانی نفس سوائے اسکے جس پر میرا ربّ رحم کرے بُری باتوں کا حکم دینے پر بہت دلیر ہے۔

اگر دیکھا جائے تو انسان دو خطرناک دشمنوں میں گھرا ہوا ہے، ایک اندرونی دشمن ہے اور وہ ہے نفسِ امّارہ۔ دوسرا ایک بیرونی دشمن ہے اور وہ ہے شیطان۔ بیرونی دشمن یعنی شیطان یکدم براہِ راست حملہ نہیں کرتا۔ وہ پہلے اندرونی دشمن یعنی نفسِ امّارہ سے ساز باز کرکے اُس کے ذریعہ انسان کو بُرائیوں میں ملوث ہونے کی اندرونی طور پر ترغیب دلاتا ہے اور جب انسان نفسِ امّارہ کی مخفی تحریکات کے زیرِ اثر بُرائیوں میں ملوث ہونے کی ٹھانتا ہے تو شیطان بیرونی حملہ کا آغاز کر دیتا ہے۔ ایسے شخص کو ایسے ساتھی بھی ملنے لگتے ہیں جو خود شیطان کے چیلے ہونے کے باعث بُرائیوں میں سرتاپا غرق ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان شیطان کے قدم بقدم چلنا شروع کر دیتا ہے اور اس طرح شیطان کا پیرو بن کر اپنے آپ کو جہنم کا وارث بنا لیتا ہے۔ پس انسان کا دشمن نمبر ایک اُس کا اپنا نفسِ امّارہ ہی ہوتا ہے۔ اگر انسان اس کو زیر کرنے میں کامیاب ہو جائے تو پھر بیرونی دشمن یعنی شیطان لعین کی مجال نہیں ہوتی کہ وہ انسان کو کوئی گزند پہنچا سکے۔ پس اصل کام انسان کا یہی ہے کہ وہ نفسِ امّارہ کو زیر کرے اور زیر کرنے کا طریق اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ کے تحت یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور دُعاؤں میں لگا رہے کہ وہ اسے نفسِ امّارہ کی قید سے رہائی بخشے اور اسے نیکی پر قدرت عطاء کرے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انسان کے اِس اندرونی دشمن اور مارِ آستین کی انتہائی مضرت اور اسے زیر کرنے کے قرآنی طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"انسان نفسِ امّارہ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور توفیق اس کے شاملِ حال نہ ہو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ دُعائیں کرتا رہے تاکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے نیکی پہ قدرت دی جاوے اور نفسِ امّارہ کی قیدوں سے رہائی عطاء کی جاوے۔ یہ (یعنی نفسِ امّارہ) انسان کا سخت دشمن ہے۔ اگر نفسِ امّارہ نہ ہوتا تو شیطان بھی نہ ہوتا۔ یہ انسان کا اندرونی دشمن اور مارِ آستین ہے اور شیطان بیرونی دشمن ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب چور کسی کے مکان میں نقب زنی کرتا ہے تو کسی گھر کے بھیدی اور واقفِ کار سے پہلے سازش کرتا ہے۔ بیرونی چور بجز اندرونی بھیدی کی سازش کے کچھ نہیں کر سکتا۔ پس یہی وجہ ہے کہ شیطان جو بیرونی دشمن ہے اندرونی دشمن یعنی نفسِ امّارہ سے سازش کرکے ہی انسان کے متاعِ ایمان میں نقب زنی کرتا اور نورِ ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ (انسان سے کہلواتے ہوئے) فرماتا ہے وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْۗءِ یعنی میں اپنے نفس کو بَری نہیں ٹھہراتا اور اس کی طرف سے مطمئن نہیں کہ نفس پاک ہو گیا ہے بلکہ یہ تو شریر الحکومت ہے۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۹۰، ۲۹۱)

پس انسان کا اصل دشمن اور مارِ آستین اُس کا اپنا نفسِ امّارہ ہے۔ کوئی شخص بھی اس کو زیر کئے بغیر بیرونی دشمن یعنی شیطان کے حملوں سے محفوظ نہیں ہو سکتا۔ اور یہ زیر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور تزکیہ نفس کیلئے عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں کرنے اور اُس سے نیکیوں کی توفیق چاہنے سے۔ جو شخص سمجھتا ہے کہ وہ اپنی کوشش اور تدبیر سے پاک ہو جائے گا وہ غلطی خوردہ ہے۔ کسی کا پاک ہونا سراسر خدا تعالیٰ کی عطاء کردہ توفیق پر منحصر ہوتا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:-

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰي مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (النور آیت ۲۲)

ترجمہ:- اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم تم پر نہ ہوتا تو کبھی بھی تم میں سے کوئی پاکباز نہ ہوتا۔ لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے پاکباز بنا دیتا ہے اور اللہ بہت دعائیں سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلہ رحمی کے خوشکن ثمرات و اثرات

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے صلہ رحمی کے بارہ میں تاکیدی ارشاد بیان فرمایا ہے اور رشتہ داروں کے حقوق و جذبات اور حسنِ سلوک کے متعلق ہدایات دی ہیں اور فرزندانِ توحید کو پابند کیا ہے کہ وہ رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھیں۔

عصر حاضر میں اس ارشاد خداوندی اور حکم رسول کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اور اس کو طاقِ نسیاں میں رکھ دیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ رشتہ داروں کے باہمی تعلقات جس حد تک خوشگوار ہونے چاہئیں وہ نہ تو ہیں اور نہ ہی اس کے متعلق احساس پایا جاتا ہے۔ معاشرہ میں اس عدم التفات کی وجہ سے نتائج بھیانک ہو رہے ہیں۔ صلہ رحمی نہ صرف خدا تعالیٰ کے ارشاد پر لبیک کہنے سے اس کے فضل و رحم کے حصول کا اولین وسیلہ ہے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق ایسے شخص پر عرش الٰہی کا سایہ ہوگا اور خود انسان کا ضمیر صلہ رحمی کا مطالبہ کرتا ہے۔ کیونکہ صلہ رحمی کا تعلق قلب و جگر اور خون سے ہے اور وہ شخص انتہائی شقی القلب ہوتا ہے جو صلہ رحمی جیسی نیکی اور خوبی سے محروم ہو اور ایسا شخص اخلاقی لحاظ سے معاشرہ میں بدنام اور عفتی سیرت سے کلیتہً ناآشنا ہوتا ہے وہ اپنوں میں اور بیگانوں میں ذلیل ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ نے پُر شوکت انداز میں صلہ رحمی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ
تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
رَقِيْبًا ۝ (النساء)

اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کہ اس کے ذریعہ سے تم آپس میں سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داروں کے معاملہ میں تقویٰ سے کام لو اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔

اس قرآنی آیت میں خدا تعالیٰ نے اپنی ذات اور رشتہ داری کا اکٹھے ذکر کیا ہے کیونکہ تقویٰ عملی نیکی کا نام ہے نہ کہ زبان سے دعویٰ کرنے مگر عمل سے محروم ہونے کا اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے متعلق رقیب کی صفت کا ذکر کیا ہے جس کا مقصد ہی یہ ہے کہ صلہ رحمی کا معاملہ بہت ہی اہم اور نیکیوں میں سرفہرست ہے اور اس حکم میں خدا تعالیٰ نگران اور باریک بین ہے کسی انسان کے اخلاق اور کردار کا جائزہ لینے کے لئے صحیح پیمانہ یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ اس کا تعلق اپنے افراد اور رشتہ داروں کے ساتھ کیسا ہے بعض اشخاص اپنے غریب اور پسماندہ رشتہ داروں سے ملنا پسند نہیں کرتے اور ان سے اعراض کرتے ہیں۔ اگر کوئی غیر آدمی ان کے ہاں چلا جائے تو اس کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور ان کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا لیکن غریب رشتہ داروں کی عیادت بھی نہیں کی جاتی اس لئے کہ ان کے گھر میں جانا ان کی شان اور وقار کے خلاف ہے ایسے لوگ یقیناً بد دماغ اور انسانیت سے محروم ہیں اگر کوئی شخص ان کے اس فعل پر تنقید کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ لوگ آپ کے رشتہ دار ہیں ان سے ایسا سلوک نا روا ہے تو جواب ملتا ہے کوئی خاص رشتہ داری تو نہیں ہے ہاں دور کی ضرور رشتہ داری ہے۔ یہ امر تقویٰ کی روح کے سراسر منافی ہے اور انتہائی تکلیف دہ ہے کہ دوسروں سے محبت اور روابط رکھے جائیں مگر اپنے رشتہ داروں سے دوری اور بُعد اختیار کیا جائے

(۲)

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ
(بنی اسرائیل)

اور رشتہ داروں کو اس کا حق ادا کرو۔

لفظ حق میں بڑی معنوی وسعت ہے اس میں ہر قسم کے حقوق و معاملات مراد ہیں۔ مثلاً محبت اور خندہ پیشانی سے پیش آنا پریشانی اور تنگی کے وقت ان کی امداد کرنا اور ان کے جائز حقوق کو التزام سے پورا کرنا۔ اس قرآنی آیت میں تاکیدی انداز اختیار کیا گیا۔ جیسا کہ آیت کا سیاق و سباق بتلا رہا ہے کہ صاحب توفیق اور وسعت اشخاص اپنے کمزور رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھا کریں۔ بلکہ قرآن کریم نے تو صلہ رحمی اور رشتہ داروں کی امداد کرنا حقیقی نیکی میں شمار کیا ہے چنانچہ فرمایا:۔

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ
ذَوِي الْقُرْبٰى (البقرۃ)

حقیقی نیکی یہ ہے کہ مال اس کی محبت کے باوجود اقرباء کو دے۔

بعض اشخاص رشتہ داری اور صلہ رحمی کو محدود کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو الگ الگ بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے:۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ
ذِي الْقُرْبٰى (البقرۃ)

یعنی ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور دوسرے رشتہ داروں کے ساتھ بھی۔

یہاں لفظ ذوی القربیٰ میں تمام رشتہ داروں کا عمومی انداز میں ذکر کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی اس وحی اور صلہ رحمی کے متعلق ارشادات کا اتنا اثر تھا کہ آپ نے زجر و توبیخ کے انداز میں فرمایا:۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

کہ صلہ رحمی کے تعلقات کو توڑنے والا ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اس حدیث سے یہ امر واضح ہے کہ قطع رحمی اتنا بڑا گناہ ہے کہ جو انسان کو جنت سے محروم کر دیتا ہے۔ اور ایسا انسان انتہائی بدبخت ہوگا کہ جو اس نیکی سے محروم ہو کر رضاء ربانی کو حاصل نہ کر سکے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلہ رحمی کرنے والے شخص کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ
وَاَنْ يُنْسَأَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ
فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ

جس شخص کو یہ امر خوش کرے کہ اس کے رزق میں کشائش ہو اور اس کی عمر زیادہ ہو تو اسے چاہئیے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک میں صلہ رحمی کے خوشکن ثمرات اور اثرات بیان کئے گئے ہیں کہ صلہ رحمی سے خدا تعالیٰ رزق میں بہت بڑی کشائش کرتا ہے اور عمر میں زیادتی اور خوشی و مسرت نصیب ہوتی ہے "ینسأ له فی اثره" کے متعلق شارحین نے لکھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے اس کا ذکر خیر ہوتا رہتا ہے اپنے اور بیگانے بھی اس کا نام عزت سے لیتے ہیں ایک انسان کی سیرت و سوانح میں رشتہ داروں کے ساتھ یہ حسن سلوک انمٹ نقوش چھوڑ دیتا ہے اور اس کی یہ نیکی اور عمل بطور صدقہ جاریہ کے ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

عن ابی هريرة رضی الله
عنه عن النبی صلے الله
عليه وسلم قال ان الرحم
شجنة من الرحمٰن
فقال الله من وصلك
وصلته ومن قطعك
قطعته۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم رحمٰن ہی کا ایک شعبہ ہے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے تجھے ملایا۔ (رحم کو) میں نے بھی اسے ملایا اور جس نے تجھ کو کاٹا میں نے بھی اس کو کاٹا۔

علم حدیث میں یہ حدیث قدسی کہلاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص رحم کے اقرباء اور رشتہ داروں کو ملاتا ہے میں بھی ان کو اپنے ساتھ ملاتا ہوں اور جو ان سے تعلقات کو قطع کرتا ہے میں بھی ان سے تعلقات کو قطع کرتا ہوں۔ بظاہر معمولی سی توجہ کے ساتھ اس نیکی کے ذریعہ ہمارا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہو سکتا ہے۔ لیکن باوجود ان احکام و ارشادات کے رشتہ داروں کے حقوق و معاملات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بدسلوکی اور عدم توجہ کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے دوسروں کے ساتھ محبت تواضع، انکساری سے اور بشاشت سے پیش آتے ہیں اور ان کے ملنے پر چہرہ پر مسکراہٹ عیاں ہوتی ہے مگر رشتہ داروں کے آنے پر ناراضگی کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں چہرہ پر غضب اور آنکھوں سے آگ کے انگارے نکلتے ہیں۔ بعض رشتہ دار اپنے عزیزوں سے ایک اجنبی کی طرح گفتگو کرتے ہیں اور ان کو اپنے سے کم تر سمجھتے ہیں جس کے نتیجہ میں دوسری پود کا تعلق اور رابطہ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔

حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت میں ایک خاص درجہ ہے جس پر تین قسم کے اشخاص فائز ہوں گے

- عادل بادشاہ
- رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والا
- عیال داری میں صبر کرنے والا

(کنز العمال جلد ششم)

افراد سے احسان کرنا اور پھر اس کو جتانا یا طعنہ زنی کرنا اور حقیر سمجھنا یہ نہ صرف تقویٰ، ضمیر کے خلاف ہے بلکہ صلہ رحمی کے احکام کی ہتک ہے اور انتہائی اخلاقی کمزوری ہے اس کمزوری و غفلت سے رشتہ داری کے باہمی تعلقات میں کدورت و نفرت کی خلیج وسیع ہو جاتی ہے جو نہ صرف اپنی برادری و خاندان کے وقار اور نیک شہرت کو نقصان پہنچاتی ہے اور ایسا شخص قال اللہ اور قال الرسول کو نظر انداز کر کے اپنے گناہ میں اضافہ کرتا ہے۔ صلہ رحمی وہ عظیم خلق ہے کہ اس کے اختیار کرنے سے انسان کو مسرت کی گھڑی نصیب ہوتی ہے رضاء ربانی کے سایہ میں اس کی زندگی گزرتی ہے اس کے لئے رشتہ داروں کی دعائیں دل سے نکلتی ہیں خاکسار راقم نے ایسے اشخاص دیکھے ہیں جنہوں نے اپنے تعلقات رشتہ داری عزیز و اقارب سے ختم کر لئے وہ نہ صرف خاندانی لحاظ سے کمزور ہو گئے بلکہ ایسے اشخاص مسرت و شادمانی سے محروم ہیں والعیاذ باللہ۔

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی حکیم واحد بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں بعارضہ رسولی پیٹ بغرض علاج فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

حکیم بشیر احمد بہاولپور

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں

بیسویں (۲۰) کل پاکستان بین الکلیاتی گولڈ میڈل تقریبات

سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲-۳ اپریل ۱۹۷۵ء بروز بدھ اور جمعرات کالج ہال میں کل پاکستان بین الکلیاتی گولڈ میڈل تقریبات زیر صدارت اعجاز احمد خان یوسفزئی صدر سٹوڈنٹس یونین منعقد ہوئیں۔

سیرت کانفرنس

۲ اپریل صبح ساڑھے دس بجے کالج ہال میں کل پاکستان بین الکلیاتی سیرت کانفرنس (مقابلہ تقاریر) منعقد ہوئی۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہی۔ ملک کے مختلف کالجوں سے آئے ہوئے طلباء مقررین نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مندرجہ ذیل موضوع پر تقاریر کیں۔

۱۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بطور محسن انسانیت۔

۲۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک۔ کالج ہذا کے قائدین عبد الکریم خالد اور عبد الخالق خالد کے علاوہ ملک بھر کے مختلف ۱۳ کالجوں سے آئی ہوئی سولہ ٹیموں نے شرکت کی۔

نتائج کا اعلان منصف اعلیٰ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے کیا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق ظفر فاروقی گورنمنٹ کالج لاہور اول عباس نجمی گورنمنٹ کالج لاہور دوم اور لئیق احمد عابد جامعہ اسلامیہ لاء کالج لاہور سوم قرار پائے حوصلہ افزائی کا انعام پنجاب یونیورسٹی لاء کالج کے محمود اقبال نے حاصل کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور کی ٹیم نے تمام ٹیموں پر برتری حاصل کر کے ٹرافی حاصل کی۔

محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اول۔ دوم اور سوم آنے والے طلباء کو علی الترتیب گولڈ سلور اور برانز میڈل عطا کئے گئے علاوہ ازیں مولانا ابو العطاء صاحب نے حاضرین جلسہ سے مختصر اور نہایت پُر اثر خطاب بھی فرمایا صدر مجلس نے اعلان کیا کہ آج شام کو ہونے والا کل پاکستان انگریزی مباحثہ پرنسپل صاحب کے فیصلہ کے مطابق شاہ فیصل کے سوگ میں ملتوی کیا جاتا ہے اور اب یہ ۳ اپریل کو صبح نو بجے منعقد ہوگا۔

انگریزی مباحثہ

۳ اپریل بروز جمعرات بوقت صبح ۹ بجے کالج ہال میں منعقد ہوا۔ اس مباحثہ میں قرارداد زیر بحث تھی۔

"Modern Age ہے The dark Ages"

ہمارے کالج کے قائدین منصور احمد اور محمد ادریس صوفی کے بعد ملک کے مختلف کالجوں کی ۲۸ ٹیموں نے شرکت کی منصفین کے فیصلہ کے مطابق محمود ملک گورڈن کالج راولپنڈی اول علی توقیر گورنمنٹ کالج لاہور دوم اور منصور احمد تعلیم الاسلام کالج ربوہ سوم قرار پائے چونکہ ہمارے کالج کا طالب علم انعام حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے سوم انعام ریاض احمد سیال گورنمنٹ ڈگری کالج گوجرانوالہ کو دیا گیا۔ حوصلہ افزائی کا انعام بابر کیانی گورنمنٹ کالج ساہیوال نے حاصل کیا۔ جبکہ گورڈن کالج راولپنڈی کی ٹیم ٹرافی کی حقدار قرار پائی۔ بعدہٗ پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خاں صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اول۔ دوم۔ سوم آنے والے طلباء کو گولڈ۔ سلور اور برانز میڈل عطا کئے گئے۔ علاوہ ازیں گورڈن کالج راولپنڈی کی ٹیم کو ٹرافی دی گئی

اردو مباحثہ

کل پاکستان بین الکلیاتی اردو مباحثہ ۳ اپریل بروز جمعرات بوقت ڈیڑھ بجے بعد دوپہر منعقد ہوا۔ قرارداد زیر بحث تھی۔

"دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو"

ہمارے کالج کے قائدین عبد الکریم شمس اور لئیق طاہر کے علاوہ ملک بھر سے آئی ہوئی مختلف کالجوں کی ۲۲ ٹیموں نے مباحثہ میں حصہ لیا۔ ملک کے نامور مقرروں کا بیان ہے کہ اس سال پاکستان کے کسی کالج میں اتنا کامیاب مباحثہ منعقد نہیں ہوا جس حد تک تعلیم الاسلام کالج میں منعقد ہوا۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق عباس نجمی گورنمنٹ کالج لاہور اول۔ قمر فاروق چوہدری پنجاب یونیورسٹی لاہور دوم اور سوم انعام سید نسیم رضا ناز پنجاب یونیورسٹی لاہور نے حاصل کیا۔ انعام حوصلہ افزائی طاہر محمود گورنمنٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ نے حاصل کیا۔ اردو مباحثہ میں گورنمنٹ کالج لاہور کی ٹیم اول رہی اور ٹرافی حاصل کی۔ بعدہٗ ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب پروفیسر انچارج یونین نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اول۔ دوم اور سوم آنے والے طلباء کو گولڈ سلور اور برانز میڈل عطا کئے گئے۔

اردو مشاعرہ

کل پاکستان بین الکلیاتی اردو مشاعرہ مورخہ ۳ اپریل رات آٹھ بجے کالج ہال میں منعقد ہوا۔ اردو مشاعرہ کے دو دور تھے ایک دور حصہ نظم اور دوسرا دور حصہ غزل کا تھا۔

ملک بھر کے مختلف کالجوں کی بیس ٹیموں نے اردو مشاعرہ میں شرکت کی۔

منصفین کے متفقہ فیصلہ کے مطابق غزل کے مقابلہ میں اول فواد حسن سرسید کالج راولپنڈی۔ دوم مقبول کاوش پنجاب یونیورسٹی اور فیروز طاہر گورنمنٹ لاء کالج ملتان سوم قرار پائے۔ انعام حوصلہ افزائی ناصر حمید حمیدی اسلامیہ کالج سیالکوٹ نے حاصل کیا اسی طرح مقابلہ نظم میں اول اعجاز اختر سرسید کالج راولپنڈی اور سید ذیشان نقوی گورنمنٹ کالج شاہ کوٹ دوم اور صفدر رضا گورنمنٹ کالج لاہور سوم قرار پائے۔ حوصلہ افزائی کا انعام خالد اقبال گورنمنٹ کالج ملتان نے حاصل کیا۔ ٹرافی کی حقدار سرسید کالج راولپنڈی قرار پائی۔ بعدہٗ چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔

غزل اور نظم کے مقابلہ میں اول۔ دوم اور سوم آنے والے طلباء کو گولڈ۔ سلور اور برانز میڈل عطا کئے گئے۔ اردو مشاعرہ کے اختتام پر ہماری یہ بیسویں کل پاکستان بین الکلیاتی گولڈ میڈل تقاریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئیں الحمد للہ۔

(سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے زیرِ انتظام بُک بنک کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے بچے اپنی کلاسوں میں پاس ہو کر نئی کلاسوں میں پڑھائی شروع کر رہے ہیں۔ سال کے شروع میں بچوں کی پڑھائی کے سلسلے میں والدین پر نئی کلاس کے کورس اور کاپیوں وغیرہ کے خریدنے کا بہت مالی بوجھ ہوتا ہے۔ اس ضمن میں مدد کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبۂ خدمتِ خلق کے زیرِ اہتمام بُک بنک عرصہ دراز سے قائم ہے۔

امتحانوں کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد تمام ایسے طلباء جو کتابوں کی امداد چاہتے ہوں اپنی درخواستیں صدر یا امیر صاحب جماعت کی وساطت اور سفارش سے قائد صاحب مجلس کی خدمت میں پیش کریں۔ اس درخواست میں طالبعلم کا نام، ولدیت، پتہ، جماعت جس میں کامیاب ہوا اور جماعت جس میں پڑھائی شروع کی درج ہونا چاہیئے۔

تمام ایسے طلباء جو پاس ہوئے ہیں اپنی پرانی کتابیں قائد صاحب مجلس یا ناظم صاحب خدمتِ خلق کو دے کر رسید حاصل کرتے ہیں۔ ناظم صاحب خدمتِ خلق ان کتابوں کا ریکارڈ رکھتے ہیں اور مستحق طلباء (جن کی درخواستیں ان کے پاس آچکی ہیں) میں تقسیم کر کے رسید حاصل کرتے ہیں۔ تمام مستحق طلباء جن کو کتب بطور امداد دی جاتی ہیں وہ اپنی پرانی کتابیں شعبۂ خدمتِ خلق کو دے دیتے ہیں۔ اس کام میں ممد ہونے کے لئے خاکسار کی تمام طلباء سے درخواست ہے کہ اپنی پرانی کتابیں شعبہ خدمتِ خلق کو دیں۔ نیز تمام سال اپنی کتابوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کریں تاکہ اگلے سال وہ کتابیں پھر کام آسکیں۔

(مہتمم خدمتِ خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم مظفر احمد صاحب منصور محلہ دار النصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری انور علی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے ذاتی کھاتہ ۸۷۵/۱۰-۳۶ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ ۱۶۰/۳۲ روپے موجود ہیں۔ میرے علاوہ میرے بھائی محمد اکرم جاوید وارث ہیں جنہیں رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے اسلئے رقم مبلغ ۱۶۰/۳۲ روپے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ اپریل کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین اپنی اپنی جگہ مجلس کے خدام کو اس کے مطالعہ کی تحریک فرمائیں۔ کتاب دفتر خدام الاحمدیہ سے قیمتاً مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

چوکیدار کی ضرورت

جامعہ احمدیہ کے نئے ہوسٹل کیلئے ایک مستعد اور ہوشیار چوکیدار کی ضرورت ہے ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائیگی۔ دین کی خدمت کا نادر موقع ہے الاؤنس حسب قواعد تحریک جدید دیا جائیگا۔ رہائش کی سہولت حاصل ہوگی۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں ۲۸؍ اپریل ۱۹۷۵ء تک خاکسار کے نام بھجوائیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد چوہدری فتح علی صاحب بھٹی آف ادرا ضلع سیالکوٹ حال چک ۹۸ شمالی سرگودھا عمر قریباً ۸۴ سال بیعت ۱۹۰۸ء بروز اتوار صبح ۸ بجے (۳۰؍ مارچ ۱۹۷۵ء) قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ۳۱؍ مارچ کی صبح کو ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت اُن کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف نے قبر پر دعا کرائی۔ مرحوم نیک، دعاگو، ملنسار، مہمان نواز اور غریب پرور تھے۔ دوست دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب کو صبرِ جمیل عطا کرے اور خود ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(محمود احمد بھٹی امیر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا)

ثواب میں شریک ہوں

ایسے صاحبِ نصاب احباب جن کو مسائلِ زکوٰۃ سے واقفیت ہوتی ہے وہ بڑے التزام کے ساتھ ہر سال اپنی زکوٰۃ مرکز میں بھجوا دیتے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن کئی صاحبِ نصاب احباب کی طرف سے مدّ زکوٰۃ میں کوئی وصولی نہیں ہوتی۔

جن احباب کی نظروں سے یہ اعلان گزرے اور ان کے علم میں ایسے دوست موجود ہوں جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مگر کسی وجہ سے ادا نہیں کر رہے تو انہیں اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دلا کر ثواب میں شریک ہوں۔ حدیث شریف میں آتا ہے الدال علی الخیر کفاعلہٖ کہ نیکی کا بتانے والا ایسا ہی ہے جیسا نیکی کرنے والا۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ مورخہ ۱۱؍ اپریل بروز جمعہ بعد نماز عشاء عزیز چوہدری جمیل حیدر دہاریوالی ابن چوہدری ضیاء اللہ صاحب مرحوم چک ۱۳۴ جنوبی تحصیل سرگودہا کا نکاح عزیزہ نسیم اختر دختر چوہدری احمد خان صاحب بلیانہ کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ یہ نکاح جانبین کے لئے بابرکت ہو۔

چوہدری جمیل حیدر صاحب چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور دیرینہ مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ خاکسار کے وہ بھتیجے ہیں۔ (عطاء اللہ چوہدری ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ۱۳۲ جنوبی تحصیل سرگودہا حال ربوہ)

۲۔ بحمد اللہ کہ جناب مکرم مولوی عبد المجید صاحب نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ شہناز ملک کا نکاح بتاریخ ۱۰؍ جنوری ۱۹۷۵ء قبل خطبہ جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں ہمراہ عزیزم زاہد سعید سلمہ اللہ مبلغ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزم زاہد سعید سلمہٗ جناب مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب مرحوم جے پور والے کے فرزند ہیں۔ جو قاضی فیملی سے تعلق رکھتے ہیں اور مانٹریال کینیڈا میں مقیم ہیں۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور دونوں بچوں کو فلاحِ دارین سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

(کرنل (ریٹائرڈ) محمد صادق ملک کراچی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ تین ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار ہیں۔ انتہائی کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(منیر احمد طاہر اعوان آباد۔ ڈھوک الٰہی بخش راولپنڈی)

۲۔ خاکسار کو ۵؍ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو سرگودھا کے حادثہ میں ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ آئی تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے لیکن کمر میں ہلکی ہلکی درد ہر وقت رہتی ہے اور سر میں ہلکے ہلکے چکر آتے رہتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (صلاح الدین سرگودھا)

۳۔ میرے ابا جان چند دنوں سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر سخت بیمار ہیں۔ دل پر بھی اثر ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے انہیں کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے آمین (رفیقہ ظہور دار الرحمت غربی ربوہ)

۴۔ مکرم راجہ عبد اللہ خان صاحب اپنے گاؤں ملوٹ ضلع جہلم میں سخت بیمار ہیں احباب سے اُن کی کامل و عاجل صحت کیلئے درخواستِ دعا ہے (راجہ محمد عباس کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایم۔ اے عربی اور ایم۔ ایس سی فزکس میں داخلہ لینے والے احمدی طلباء

احبابِ جماعت کو علم ہے کہ ربوہ میں تعلیم الاسلام کالج میں ایم۔ اے عربی (برائے طلبہ و طالبات) و ایم۔ ایس سی فزکس (برائے طلبہ) کا انتظام موجود ہے۔ احباب جماعت سے اپیل کی جاتی ہے کہ اِن دونوں مضامین میں جن احمدی بچوں نے داخلہ لینا ہے وہ ربوہ میں داخلہ لینے کی پوری کوشش فرمائیں تا دنیوی تعلیم کے ساتھ مرکز کی دینی فضاء اور تربیت سے نیز امامِ وقت کے رُوح پرور خطبات و ملفوظات سے بھی مستفیض ہو سکیں۔

ایم۔ اے عربی میں داخلہ لینے والے طلباء یا طالبات کو اگر داخلے اور تعلیمی اخراجات کے سلسلہ میں مالی امداد کی ضرورت ہو تو وہ فوراً نظارتِ تعلیم کو اطلاع دیں۔ اُن کے لئے خاص انتظام موجود ہے۔

ایم۔ ایس سی فزکس کے لئے کالج میں بہترین لیبارٹریز موجود ہیں جو اعلیٰ ترین آلات سے مزیّن ہیں۔ سٹاف بہترین ہے۔

چونکہ اِن دونوں مضامین میں چند دنوں تک کالج میں داخلے شروع ہو رہے ہیں اس لئے ایم۔ اے عربی اور ایم۔ ایس سی فزکس میں داخلہ کے خواہشمند طلباء فوری طور پر اس سلسلہ میں پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو اپنے داخلہ فارم پُر کر کے بھجوا دیں۔

نوٹ:۔ فارم داخلہ دفتر کالج سے طلب کرنے پر مل جائے گا۔

(ناظر تعلیم)

شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ۔۔۔ ۴۔ ماہ شہادت ۱۳۵۴ ہش مطابق ۴۔ اپریل ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک عزیزہ امۃ الرحیم سلمہا بنت مکرم سردار رحمت اللہ صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے عزیز اعجاز احمد سلمہٗ ابن مکرم محمد نواز صاحب جھنگ صدر کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر گزشتہ سال پڑھا تھا۔

۴۔ اپریل کو ۱۱ بجے قبل دوپہر بارات جھنگ سے ربوہ آئی۔ تقریب رخصتانہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ساڑھے تین بجے سہ پہر محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ مغربی افریقہ نے کی۔ بعدہٗ ایک عزیز نے ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جو مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے نے خاص اِس موقع کے لئے کہی تھی۔ آخر میں محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ برات ۴ بجے سہ پہر واپس جھنگ روانہ ہوئی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(محمد عمر بشیر احمد امیر جماعتِ احمدیہ چنیوٹ)

نام کی تبدیلی

میری بیٹی عزیزہ امۃ الحلیم عاصمہ متعلمہ جماعت نہم گورنمنٹ فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ نے میری اجازت سے اپنا نام تبدیل کر کے منصورہ خان رکھ لیا ہے۔ آئندہ عزیزہ کا نام منصورہ خان ہی رہے گا۔

(ڈاکٹر محمد احمد فضلِ عمر ہسپتال۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی بچی بعمر ۹ سال ہفتہ عشرہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ (محمد لطیف کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کی آخری تاریخ ۳۰ شہادت / اپریل ہے۔ جلد ادائیگی فرمائیے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اُن لوگوں کی تعداد کتنی ہے جنکو مولانا اور انکے ساتھیوں نے فتووں کے ذریعہ کافر بنایا؟

مولانا شاہ احمد نورانی کی پریس کانفرنس پر روزنامہ "مساوات" کا تبصرہ

جمعیۃ العلماء پاکستان کے سربراہ اور قومی اسمبلی کے رکن "مولانا" شاہ احمد نورانی کی قیادت میں ایک "تبلیغی" وفد ساڑھے تین ماہ تک بیرونی ملکوں کا دورہ کرنے کے بعد حال ہی میں پاکستان واپس آیا ہے۔ اس وفد کے قائد "مولانا" نورانی کی ایک پریس کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے روزنامہ "مساوات" لاہور "دستک" کے مستقل عنوان کے تحت ۱۸۔ اپریل ۱۹۷۵ء کے شمارہ میں رقمطراز ہے:۔

"نورانی میاں نے اِس دورے کا اپنی ذاتی کوشش کے ذریعہ فوری فائدہ یہ بتایا ہے کہ پانچ آدمیوں نے اِس دورے کے دوران مولانا کے ہاتھ پر بیعت کی اور مسلمان ہوئے۔

اِس میں شبہ کی مطلق گنجائش نہیں ہے۔ مولانا جیسے خوش نما حُلیے کے آدمی ایک لاکھ میل لمبا سفر کریں اور کوئی وجہ نہیں کہ پانچ آدمی انہیں بیعت کرنے والے نہ ملیں۔ یہ تو ہمارے سامنے کی بات ہے کہ افسانہ نگار دیوندر ستھیارتھی کو دیکھ کر ایک غیر مسلم نے کہا تھا کہ وہ مسلمان ہونا چاہتے ہیں اور ستھیارتھی نے ہم سے پوچھا کہ اسے مسلمان کرنے کا کیا طریقہ ہے اور ہم نے اسے جیکب لائن کی مسجد میں مولانا احتشام الحق کے پاس جانے کا مشورہ دیا تھا۔

بہر حال یہ خوشی کا مقام ہے کہ مولانا کے دورے کا فوری اور خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا اور کم از کم پانچ آدمی تو مسلمان ہوئے۔ اِس انکشاف پر کافی لوگ خوش ہوئے لیکن ایک ستم ظریف یہ پوچھ رہا تھا کہ اُن لوگوں کی تعداد کتنی ہے جن کو مولانا اور ان کے ساتھیوں نے فتووں کے ذریعہ کافر بنایا ہے؟ بہر حال یہ سوال مولانا سے پریس کانفرنس میں پوچھا جاتا تو وہی کچھ جواب دیتے۔ ہمارے پاس اس کا جواب نہیں کہ ایسے لوگوں کی تعداد ہزاروں لاکھوں سے کیا کم ہوگی"

(روزنامہ "مساوات" لاہور بابت ۱۸۔ اپریل ۱۹۷۵ء ص ۳)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

تمام آسمانی فیوض کے دروازے تا قیامت کھول دئے گئے ہیں بشرطیکہ ہم جدّ و جہد اور قربانیوں کے ذریعے انہیں حاصل کرنے کی کوشش کریں اور صدقِ دل کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ یہی وہ عقیدہ ہے جسے قرآن کریم نے پیش کیا اور جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں از سرِ نو قائم کیا گیا ہے۔ تمام احمدی افراد کا فرض ہے کہ وہ اپنے اس بنیادی عقیدہ کا علم اور اس کے دلائل سے واقفیت حاصل کریں۔ اور پھر اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائیں۔

آخر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالتِ طبع کا ذکر کرتے ہوئے حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

ربوہ ۱۸۔ شہادت۔ آج بعد نماز عصر ایوانِ محمود میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام بائیسویں سالانہ تربیتی کلاس شروع ہوگئی۔ کلاس کا افتتاح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمانا تھا مگر حضور علالتِ طبع کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے اس لئے حضور کے زیرِ ارشاد محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل ایل بی سابق امام مسجد محمود سوئٹزرلینڈ نے مختصر خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا۔

(افتتاحی تقریب کی قدرے تفصیلی روداد بعد میں شائع کی جائے گی انشاء اللہ)